ضبط و ترتیب :- مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہل حق

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی مجلس میں

اللہ پاک کی ذات ستار العیوب ہے | ۲۵ ستمبر ۱۹۸۴ء - مجمع کثیر تھا حضرت معتقدین میں گھرے ہوئے تھے۔ ایک صاحب نے عرض کیا۔ حضرت! زیارت (کوئٹہ) سے حاضر ہوا ہوں وہاں کے فلاں بزرگ سلام عرض کر رہے تھے اور دعاؤں کی درخواست بھی۔ ارشاد فرمایا ہم تو کچھ نہیں ہیں لوگوں کا حسن ظن ہے۔ درحقیقت اللہ پاک کی ذات ستار العیوب ہے۔ اگر عام لوگوں کو ہمارے عیوب معلوم ہو جائیں تو دور دور تک لوگ نفرت کریں۔ خدا سے معافی چاہتے ہیں اور دعا کرتے رہتے ہیں کہ اللہ پاک ہمیشہ اپنی ستاری کے پردے میں تمام لوگوں کو ڈھانپ رکھے۔ اور خدا سے یہی دعا ہے کہ آخرت میں بھی ہمارے عیوب کو چھپا دے اور رسوائی و ذلت سے محفوظ فرمائے۔ آمین

گھٹنوں میں درد کا وظیفہ | ایک صاحب کے پاؤں میں درد تھا آپ نے دم فرمایا اور اس کے ساتھ تمام حاضرین کو

بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ من شر ما اجد واحاذر پڑھنے اور درد والے

حصہ پر دم کرنے کی اجازت فرمائی اور فرمایا :-

ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ گھٹنوں میں درد ہے تو آپ یہی وظیفہ عمل میں لائے اور صحابی کو اس کی تعلیم فرمائی۔

مار زمزم کی فضیلت اور برکات | اکوڑہ خٹک کے ایک حاجی صاحب حج مبارک سے واپس تشریف لائے تو حضرت اقدس کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے۔ مار زمزم کا ذکر چھڑا تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا :-

اللہ تعالیٰ نے مار زمزم میں برکت، شفائیت اور غذائیت رکھی ہے۔ آج کل ہماری ایمانی قوتیں کمزور ہو چکی ہیں۔ اس لئے وہ برکتیں بھی ظاہر نہیں ہوتیں۔ ایک دور ایسا بھی تھا جب مکہ معظمہ میں نہ ہسپتال تھے نہ ڈاکٹر نہ طبیب۔ ایک ڈاکٹر نے کسی دوسرے ملک سے مکہ میں آکر مطب کھول دیا۔ مگر اس کے پاس کوئی ایک مریض بھی علاج کے لئے نہ آیا جب ڈاکٹر کو مایوسی ہوئی اور وجہ دریافت کی تب معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں سحری کے وقت آب زمزم کے کنوئیں کا منہ کھولا جاتا تھا اور اس کے پہلے پانی سے لوگ دیتے اپنے برتن بھر لیتے اور وہی پانی اپنے مریضوں کو پلا دیتے تھے جس سے مریض شفایاب ہو جایا کرتے تھے۔

ہمارے استاذ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ مظفر نگر کا ایک سفید ریش ڈاکٹر جب مکہ معظمہ میں زمزم کے کنوئیں پر جاتا تو پانی پیتے وقت یہ دعا کیا کرتا تھا کہ یا اللہ میری داڑھی کے بال سیاہ کر دے دس پندرہ روز بعد اس کی داڑھی میں سیاہ بال آنا شروع ہو گئے۔ ڈاکٹر جب تک وہاں رہا یہی معمول جاری رکھا اچانک کسی ضرورت سے واپسی ہوئی۔ جب گھر لوٹا تو داڑھی میں آدھے بال سیاہ ہو چکے تھے۔ اس ڈاکٹر صاحب کو میں نے شیخ مدنی کی مجلس میں دیکھا تھا جب وہ آئے تھے تو خود حضرتؒ نے ہمیں اس کا تعارف کرایا تھا۔ یہ تو ہمارے اساتذہ کرام کے دور کی بات ہے۔ رونا بھی آتا ہے اور افسوس بھی، کہ آج مسلمان، اسلام اور اس کی تعلیمات کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں قلوب میں اسلامی احکام کی عظمت باقی نہیں رہی اسی لئے خدا تعالیٰ نے وہ برکات اور نتائج بھی لے لئے ہیں جو اگلوں پر ہوا کرتے تھے۔

فضلاء کو دعائیں اور تبلیغی جماعت کی تحسین

۳۰ ستمبر ۱۹۸۴ء بعد العصر قدیم مسجد دارالعلوم حقانیہ (مسجد حضرت شیخ الحدیث) اکوڑہ کے ایک اور صاحب اور ان کے ساتھ حج سے آنے والے دوسرے احباب حضرت شیخ کی مجلس میں حاضر تھے حضرت نے حج سے آنے والے احباب کو مبارک دی۔ بغلگیر ہوئے اور پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ ان کی آمد پر مسرت اور خوشی کی کیفیت سے سرشار نظر آرہے تھے۔ حضرت نے فرمایا، کافی دنوں سے مجھے آپ لوگوں کا خیال آرہا تھا۔ انہوں نے عرض کی، حضرت ہم آپ کو دور سے دیکھ لینا اور زیارت کرنا اپنے لئے بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔ آپ سے قریب آکر مصافحہ وغیرہ کی تکلیف دینا گوارا نہیں ہوتا۔ احقر کاتب الحروف کو اس موقعہ پر کسی شاعر کا ایک شعر یاد آیا فرماتے ہیں ؂

دیکھنا گر ہوا نہیں دور سے دیکھا کرنا
شیوۂ عشق نہیں حسن کا رسوا کرنا

ابھی یہ مجلس جاری تھی کہ شب قدر ضلع مردان سے دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کی جماعت حاضر ہوئی۔ حضرت شیخ نے کھڑے ہو کر ملنا چاہا، مگر سب نے باصرار حضرت کو اٹھنے کی تکلیف نہ دی۔ لہذا حضرت بیٹھے رہے اور حاضرین باری باری مصافحہ کرتے رہے۔ جب مصافحہ سے فراغت ہوئی اور سب آرام سے بیٹھ گئے تو حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا۔

آپ سب حضرات ماشاء اللہ فضلاء اور علماء ہیں اور پھر آج اکٹھے ہو کر تشریف لائے ہیں۔ آپ کو دیکھ دیکھ کر نئی زندگی محسوس ہوتی ہے۔ آپ سب گلشن دارالعلوم کے حسین پھولوں کا پیارا گلدستہ ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے علوم میں کثیر برکتیں نازل فرمائے۔ اور آپ کے علم کی خوشبو سے پوری دنیا اور کائنات کو معطر فرمائے۔

دارالعلوم حقانیہ کے استاد حضرت مولانا عبدالحلیم دیروی تشریف فرما تھے۔ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ مولانا! یہ فضلاء جو تشریف لائے ہیں سب کا تعلق تبلیغ سے بہت گہرا ہے اور خدا کا شکر ہے کہ تبلیغ کا کام دارالعلوم حقانیہ میں بھی اساتذہ و طلبہ نے سنبھال لیا ہے۔ اساتذہ اور اکثر طلبہ جمعرات کو شب جمعہ کے لئے نوشہرہ جاتے ہیں دارالعلوم میں باقاعدہ طور مختلف احاطوں (ہاسٹل) میں تبلیغی گشت کرتے ہیں۔ مجھے اس خبر سے اور اساتذہ و طلبہ کی اس بابرکت حرکت سے بڑی مسرت ہوتی ہے۔

علم اللہ کے نور کا پرتو ہے فرمایا! علم اللہ کی صفت ہے بعلم اللہ کا دیا ہوا نور ہے بہت بڑی دولت اور بڑا سرمایہ ہے یہ اللہ کے نور کا پرتو ہے۔ جو علماء کو عطا ہوتا ہے۔ بعض نادان جب تحمل نہیں کر سکتے تو علم کی نسبت اپنی طرف کرنے لگتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم چو ما دیگرے نیست۔ حالاں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (الآیۃ) ہمیں تو اپنے نفس کا علم بھی نہ ہو سکا۔ کہ آیا بسیط ہے مرکب ہے یا مجرد ہے۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ جب علم آجاتا ہے تو کبر کے آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں وہ لوگ کامیاب ہیں جو کبر سے خود کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تواضع اور دلالت علی الخیر ارشاد فرمایا۔ آپ حضرات جو فراغت (تحصیل علم) کے بعد تعلیم و تدریس اور اس کے ساتھ ساتھ تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے دارالعلوم کے اساتذہ و طلبہ نے جو تبلیغ کا کام شروع کیا ہے در بدر پھرجانا، بستر سر پر اٹھانا، اس راہ میں تواضع ہے عجز و انکساری ہے۔ واقعۃً اس کام سے اخلاق میں غرور کی بجائے تواضع پیدا ہوتی ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ۔

مولانا عبدالحلیم صاحب دیروی مدرس دارالعلوم نے عرض کیا حضرت! گذشتہ جمعرات مردان کے ایک گاؤں میں تبلیغی سلسلہ میں جانا ہوا تو ایک مسجد جس کی تعمیر کا کام شروع تھا اپنی تقریر میں لوگوں کو ترغیب دی اسی وقت ۵۰۰۰ کا چندہ مسجد کے لئے اکٹھا ہو گیا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا مبارک ہو، دین کی خدمت ہے احیاء سنت ہے الدال علی الخیر کفاعلہ نیکی اور خیر کے کاموں کا راستہ بتانے والے کرنے والوں کے ساتھ ثواب میں برابر کے شریک ہوتے ہیں

اساتذہ سے تعلق زیادۃ حافظہ کا ذریعہ دارالعلوم کے ایک فاضل مہمان نے زیادۃ حافظہ کے وظیفہ کی درخواست کی۔ تو ارشاد فرمایا۔ آپ حضرات کو جو اپنی مادر علمی اور اساتذہ سے گہرا ربط اور تعلق ہے یہ بھی قوت حافظہ کے اسباب سے ایک ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ کو جو تبحر علمی اللہ پاک نے عنایت فرمایا تھا اس کے یقیناً بہت سے وجوہات ہوں گے ان میں ایک اہم وجہ یہ بھی تھی کہ انہوں نے تمام زندگی اپنے استاد کے گھر کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے۔ اور نہ ادھر پاؤں کر کے سوئے۔ آج جو شیخ مدنیؒ کا جگہ جگہ ذکر خیر جاری ہے اور ان کے علوم و فیوضات کا سلسلہ روزافزوں ہے اور اب جو ایک صاحب نے بتایا ہے کہ گوجرانوالہ میں الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے اس کی وجہ وہی ہے کہ شیخ مدنیؒ نے اپنے استاد شیخ الہندؒ کی خدمت کی، مالٹا کی جیل میں گئے اور ساتھ رہے اور کسی ممکن خدمت سے دریغ نہیں کیا۔

Adarts SUA-4/84